5905 - خوراك اور كھانے والے كی طبعيت ميں تعلق

سوال

اسلام ميں خنزير اور گدھے كے گوشت كی حرمت كا سبب كيا ہے، اور كيا خوراك اور كھانے والوں كی طبعيت ميں كوئی تعلق پايا جاتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ابن قيم رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

" خوراك كھانے جس چو چيز خوراك كھا رہا ہے اس كی طبيعت اور فعل ميں اس كی شبيہ ہے، جس طرح اللہ تعالی كی حكمت مخلوق پيدا كرنے ميں ہے، اسی طرح اس كی شرع اور اس كے احكام ميں حكمت ہے، وہ اس طرح كہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں پر خبيث اور ناپاك اشياء بطور خوراك حرام كی ہيں، كيونكہ جب وہ ان اشياء كو بطور خوراك استعمال كرينگے تو وہ اس كا جزء بن جائيگی تو ان كے اجزاء ان كی خوراك كے مشابہ ہو جائينگے، كيونكہ خوراك كھانے والا خوراك كی شبيہ ہے.

بلكہ وہ تو جوہر ميں بدل جاتی ہے، اس ليے نوع انسانی اپنی خوراك كے اعتدال كی بنا پر مزاج ميں سے زيادہ معتدل ہے، خون اور چير پھاڑ كرنے والے جانوروں كے گوشت كی خوراك تناول كرنا كھانے والے ميں چير پھاڑ كرنے اور لوگوں پر زيادتی كرنے كی شيطانی قوت پيدا كرتا ہے.

اس ليے شريعت كا اس طرح كی خوراك حرام كرنا شريعت كے محاسن ميں شامل ہوتا ہے، ليكن جب اس كے مدمقابل كوئی اس سے بھی زيادہ راجح مصلحت ہو، مثلا ضرورت كی حالت ميں، اس ليے جب عيسائيوں نے خنزير كا گوشت كھايا تو ان ميں ايك قسم كی سختی اور شدت پيدا ہو گئی.

اسی طرح جو وحشی جانوروں اور كتوں كا گوشت كھاتا ہے اس ميں اس كی قوت بن جاتی ہے، اور جب شيطانی قوت كچلی والے وحشی جانوروں ميں ثابت ہے تو شريعت نے اسے حرام قرار دے ديا، اور جب اونٹ ميں شيطانی قوت تھی تو شريعت نے اونٹ كا گوشت كھانے والے كے ليے وضوء كے ساتھ توڑنے كا حكم ديا.

اور جب گدھے کی حماری طبیعت گدھے کو لازم تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھے حرام قرار دے دیے، اور جب خون شیطان کا مرکب اور اس کے سرایت ہونے کی جگہ تھی تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے لازمی حرام کر دیا.

اس لیے جو کوئی بھی اللہ تعالی کی مخلوق اور اس کے حکم کی حکمت میں غور و فکر کرتا اور وہ ان دونوں کے درمیان طبیق دیتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالی اور اس کے اسماء و صفات کی معرفت کا ایک عظیم باب کھل جاتا ہے.